اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۸۵ | مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء یوم یکشنبہ | مطابق ۸ رمضان ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

۱۴ جنوری مدراس کے ایک نوجوان عیسائی نے جو بحری ملازمین کے لئے لنڈن میں مشنری تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا

طلباء مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ نے مولوی جلال الدین صاحب کی آمد کی خوشی میں ۱۴ جنوری دعوت طعام دی ۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی ۔ کھانے کے بعد طلباء نے عربی نظمیں پڑھیں ۔ اور ایڈریس پیش کیا ۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب نے بھی تقریر کی ۔ آخر میں حضرت اقدس نے تقریر فرمائی ۔

۱۲-۱۳ جنوری انسپکٹر صاحب حلقہ لاہور ڈویژن نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا سالانہ معائنہ کیا ۔ اور سکول کی کارگذاری پر اظہار اطمینان کیا

قادیان میں مکان بنانے کی سکیم کے متعلق ضروری اعلان

قادیان میں مکان بنانے کی سکیم کے سلسلہ میں جن احباب نے اپنے نام اور حصص سے اطلاع دی ہوئی ہے اُن سب کی خدمت میں قواعد بذریعہ ایک سرکلر چٹھی بھجوائے جا چکے ہیں جن حصہ دار احباب کو وہ چٹھی نہ پہونچی ہو وُہ اطلاع دیں ۔ تاکہ انہیں قواعد جلد بھجوا دیئے جائیں ۔ سرکلر چٹھی میں زمین کی قیمت کے متعلق لکھا گیا ہے کہ اندازاً سڑکوں اور چوک کی قیمت وضع کرنے کے بعد غالباً خریدار کو تین سو سے پانچ سو ٹک فی کنال حسب مقام اراضی پڑیگی لیکن خط کشیدہ رقم کے بجائے اڑھائی سو سے تین ساڑھے تین سو ٹک فی کنال سمجھیں ۔ اور حصہ دار احباب مطلع ہو کر جلد سے جلد اپنی رائے سے اطلاع دیں ۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

فلسطین میں مسلمانوں کی آبادی

تازہ مردم شماری کے نتیجہ میں معلوم ہؤا ہے۔ کہ فلسطین میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً سات لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں یہودی صرف ایک لاکھ چھہتر ہزار ہیں ؛

عراق کی آزادی کا فیصلہ

جینوا سے ۵۔ جنوری کی خبر ہے۔ کہ حکمبرداریوں کے کمیشن نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ غیر ملکیوں اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظات کے ساتھ عراق کو برطانیہ کی سیادت سے آزاد کر کے جمعیۃ الاقوام کے دائرہ رکنیت میں شامل کر لیا جائے ؛

عراق میں اصلاح اخلاق کی کوشش

بغداد کے قریباً ۔ ۷۔ علماء نے بادشاہ کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کیا ہے۔ کہ تمدن جدید کے اخلاق سوز اثرات سے پبلک کو محفوظ رکھنے اور لوگوں کی اخلاقی اصلاح کا بذریعہ قانون انتظام کیا جائے۔ شاید اسی کے نتیجہ میں ڈائرکٹر محکمہ تعلیم نے حکم دیا ہے۔ کہ طلباء۔ رقص و سرود کی مجالس اور مخرب الاخلاق ہوٹلوں میں نہیں جا سکتے ؛

حجاز میں افغانی قنصل

حکومت افغانستان کے وزیر خارجہ نے حکومت حجاز کو مطلع کیا ہے۔ کہ چونکہ حجاز میں کوئی افغان سفیر نہیں۔ اس لئے سفیر ترکی متعینہ جدہ افغانی رعایا کے حقوق کی دیکھ بھال کریں گے ؛

ایران اور عراق کے درمیان ٹیلیفون

معلوم ہؤا ہے۔ کہ دونوں ممالک کے درمیان ٹیلیفون کے ذریعہ اتصال کا جو کام ہو رہا ہے۔ وہ عنقریب پایۂ تکمیل کو پہونچ جائے گا۔ اور بہت جلد یہ سلسلہ جاری ہو جائے گا ؛

بیروت میں بالشویکی فتنہ انگیزیاں

معاصر الاہرام کے نامہ نگار نے بیروت سے اطلاع دی ہے۔ کہ یہاں بالشویکوں نے ایک خفیہ اجلاس منعقد کیا۔ جس میں طرابلس۔ دمشق اور فلسطین کے نمائندے بھی شامل ہوئے اور تجویز کیا۔ کہ اپنے مقصد کو تقویت پہونچانے کے لئے بیروت میں ایک عظیم الشان مظاہرہ کیا جائے ؛

حجاز ریلوے اور شامی عیسائی

شام کے عیسائیوں نے ایک نہایت اہم اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں قومی نقطہ نگاہ سے حجاز ریلوے لائن کے متعلق مسلموں کے دعاوی کی حمایت کی ہے۔ اور تجویز کیا ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی میں ایک عیسائی نمائندہ بھی لیا جائے۔ تا عیسائی نقطہ نظر سے بھی حجاز ریلوے کی واپسی میں مدد مل سکے ؛

ایران میں قالین بافی

معاصر "اطلاعات" طہران لکھتا ہے۔ کہ ایران کی وزارت اقتصاد نے قالین بافی کی صنعت کو جو ترقی دی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا ہے۔ کہ ایرانی قالینوں نے دنیا بھر میں اولیت کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ حکومت ایران ملکی صنعت کے تحفظ کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے ؛

افغانی طالب علم یورپ کی درسگاہوں میں

والئے افغانستان نے ملک میں امن و امان قائم کرنے کے بعد اب تعلیمی ترقی کی طرف توجہ کی ہے۔ اور اس کے لئے میزانیہ میں ایک بڑی رقم منظور کی ہے۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کی ایک جماعت کو امریکہ۔ انگلستان اور سویڈن اس لئے روانہ کیا ہے۔ کہ تا وہ مختلف علوم و فنون کی تعلیم حاصل کر کے اپنے ملک کو فائدہ پہونچائیں ؛

عراق میں ہیضہ کی شدت

حکومت عراق کی ایک طبی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ وہاں ہیضہ نے وبائی صورت اختیار کر لی ہے جس کے نتیجہ میں چند دنوں میں ہی ڈیڑھ ہزار جانیں تلف ہو گئی ہیں۔

ترکی میں درآمد پر پابندیاں

مالی مشکلات کی وجہ سے حکومت ترکی غیر ملکی اشیاء کی درآمد پر سخت پابندیاں عائد کر رہی ہے۔ چنانچہ بذریعہ تار تمام بحری محکمہ جات کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ غیر ملکی اشیاء کی درآمد تا حکم ثانی روک دیا جائے۔ اور جب تک غیر ملکیوں کی تجارت کے متعلق قانون نہ بن جائے۔ اس وقت تک تجارتی مال حدود ترکی میں نہ آنے پائے ؛

ترکی میں ریلوے لائن کی توسیع

ترکی ریلوے لائن کی توسیع کا سلسلہ نہایت سرگرمی سے جاری ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک زبردست سرنگ تعمیر کی گئی ہے۔ جس کا طول تین ہزار چار سو میٹر ہے۔ یہ سرنگ اختتام کو پہونچ چکی ہے ؛

افغانستان میں فوجی دربار

کابل کی تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ وزارت حربیہ کابل میں ایک عظیم الشان دربار منعقد کیا گیا۔ جس میں افغانی عساکر کے ان تمام دلیر و شجاع فرزندوں کو جنہوں نے شمالی صوبہ کی مہم میں کامیاب خدمات سرانجام دی ہیں۔ تمغوں اور [illegible] سے سرفراز کیا گیا ؛

روس و ایران میں رابطۂ اتحاد

روس اور ایران میں تجارتی امور کے متعلق جو گفتگو ہو رہی تھی۔ اس کے متعلق سیاسی طور پر یادداشتوں کا تبادلہ ہو گیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں دونوں حکومتوں میں جو خط و کتابت ہوئی ہے وہ بھی اخبارات میں شائع کر دی گئی ہے ؛

ترکی میں فن صحافت کی جوبلی

دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء میں چونکہ ترکی میں اخبارات جاری ہوئے قریباً سو سال گزر چکے تھے۔ اس لئے ایک عظیم الشان تقریب منائی گئی۔ جس میں مختلف دلچسپیوں کے سامان مہیا کئے گئے تھے۔ اس وقت ترکی اخبارات کی تعداد ایک سو سے زائد ہے ؛

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے

مسلمانان ریاست جموں کو تازہ امداد

آل انڈیا کشمیر کمیٹی ہر موقعہ پر جموں و کشمیر کے مسلمانوں کی امداد کے لئے سرگرم رہی ہے۔ چنانچہ میرپور میں مسلمانوں پر پولیس کے فائر کی خبر آنے پر فوراً مجروحین کی امداد کے لئے کشمیر کمیٹی کی طرف سے دو ڈاکٹر روانہ کر دیئے گئے ہیں ؛

اس کے علاوہ جموں سے یہ اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ وہاں کے ہندو بھی مسلمانوں کو از سر نو مظالم کا تختہ مشق بنانے اور ان کے خون کو پانی کی طرح بہانے کی دوبارہ نہایت سرگرمی سے تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور حکومت کے ساتھ بھی اس معاملہ میں سازباز ہو رہی ہے۔ یہ اطلاع موصول ہوتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو تحقیق حالات کے لئے روانہ کیا ہے

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک جلسہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کو لیگ کے دفتر واقعہ کوچہ بلیماراں دہلی میں منعقد ہو گا۔ جس میں سر میاں محمد شفیع وفات پر اظہار افسوس۔ ارکان مجلس عاملہ کا انتخاب اور نئے ممبران کا انتخاب ہو گا۔ لیگ کونسل کے ارکان سے درخواست کی جاتی ہے کہ خالی نشستوں کے لئے اپنے صوبہ کے ذی اثر حضرات کے نام پیش کریں ؛

(محمد یعقوب آنریری سیکرٹری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

38

نمبر ۸۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

موجودہ نازک وقت میں حکومت کو ضروری مشورہ

مسلمانوں کو مطمئن کرنے کا انتظام کیا جائے

وزیر اعظم کا اعلان اور مسلمان

دوسری گول میز کانفرنس کے خاتمہ پر وزیر اعظم انگلستان نے جو اعلان کیا۔ وہ نہ صرف مسلمانان ہند کے لئے اطمینان بخش نہیں ہے۔ بلکہ بے حد مایوس کن اور یاس انگیز ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی بات ایسی نہیں۔ جس سے مسلمانوں کو اپنے ان حقوق اور مطالبات کی تکمیل کے متعلق اطمینان ہو۔ جن کی معقولیت مسلم مندوبین کانفرنس نے نہایت عمدگی کے ساتھ واضح کر دی۔ وزیر اعظم نے اپنے بیان میں صرف صوبہ سرحد کے متعلق کسی قدر آگے قدم بڑھایا ہے۔ اور اس صوبہ کو بھی آئینی اصلاحات کا مستحق تسلیم کیا ہے۔ لیکن ان اصلاحات کے نفاذ تک جو خدشات لاحق ہیں۔ انہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس وجہ سے مسلمان اس بارے میں بھی پوری طرح مطمئن نہیں ہو سکتے۔ باقی مطالبات جس حالت میں پہلے تھے۔ اس وقت بھی اسی حالت میں ہیں۔ بلکہ بنگال اور پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کو پہلے سے بھی زیادہ خطرہ میں خیال کیا جاتا ہے۔ اور فرقہ وارانہ امور کے تصفیہ کے متعلق ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ حکومت برطانیہ کیا پالیسی اختیار کرے گی۔

مسلمانوں کی تحریک کانگرس سے علیحدگی

یہ حالت مسلمانان ہند کے لئے نہایت ہی افسوسناک اور تکلیف دہ ہے۔ لیکن چونکہ وہ نظام حکومت کو درہم برہم کرنے اور قانون شکنی کو ملک میں بدامنی اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کا موجب سمجھتے ہیں۔ اور اپنے حقوق اور مطالبات آئینی جد وجہد کے ذریعہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے جس طرح انہوں نے ۱۹۳۰ء میں کانگرس کی تحریک سول نافرمانی سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ اسی طرح انہوں نے اب بھی بحیثیت قوم کانگرس کی جاری کردہ خلاف قانون تحریکوں سے علیحدہ رہنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور ذمہ وار مسلمان لیڈر اور مسلمان اخبارات نہایت کھلے اور غیر مشتبہ الفاظ کے ذریعہ مسلمانوں پر واضح کر رہے ہیں۔ کہ وہ قطعاً کانگرس کی کسی تحریک میں شامل نہ ہوں۔

مسلمانوں سے حکومت کی توقع

۱۹۳۰ء میں مسلمانوں نے قانون شکنی اور نظام حکومت کو معطل کر دینے والی تمام تحریکات سے جس کامیاب طریق سے علیحدگی اختیار کی۔ اس کا اعتراف گورنمنٹ ہند نے بھی کیا تھا۔ چنانچہ سابق وائسرائے ہند نے ایک اعلان میں تسلیم کیا تھا۔ کہ مسلمانان ہند بحیثیت قوم سول نافرمانی سے علیحدہ رہے ہیں۔ اب بھی حکومت اس بات کی پُرزور کوشش کر رہی ہے۔ کہ جس قدر لوگوں کو موجودہ سول نافرمانی اور قانون شکنی سے علیحدہ رکھ سکے۔ علیحدہ رکھے۔ مسلمانوں کو اس بارے میں خاص طور پر مخاطب کر کے ان کی اس روش کی قدر دانی کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ موجودہ وائسرائے نے کلکتہ میں سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے حال ہی میں کہا ہے۔ کہ "ہمیں اس وقت پابند قانون شہریوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اور جو لوگ ہمیں امداد دیں گے۔ ان کی خدمات کو نظر انداز نہ کیا جائیگا"

ہندوستان میں حکومت برطانیہ کے سب سے بڑے ذمہ وار حاکم کے ان الفاظ سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہند اس وقت پابندِ قانون شہریوں کی امداد کی بے حد محتاج ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بات کی سب سے زیادہ توقع مسلمانوں سے ہی کی جا رہی ہے۔ کیونکہ مسلمان ایسے ہی نازک اوقات میں پیشتر ازیں حکومت کے لئے قابل اعتماد ثابت ہو چکے ہیں۔ یہ بات کانگرسی بھی خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" (۱۳ جنوری) لکھتا ہے:۔

"گورنمنٹ اس وقت ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔ اسے بھی آ جا کر اگر نظر پڑتی ہے۔ تو مسلمانوں پر"

آئین پسند مسلمانوں کے لئے مشکلات

بے شک اب بھی مسلمان اپنے آپ کو قابلِ اعتماد ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور تیار رہیں گے۔ ان کے ذمہ وار لیڈر اور راہ نما اس بات کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو کانگرسی شورش سے علیحدہ رکھیں۔ اور اس طرح حکومت کی مشکلات میں جس حد تک ممکن ہو۔ کمی کریں۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ موجودہ حالات میں یہ کام نہایت مشکل اور بے حد کٹھن ہے۔ ایک طرف کانگرس کے اشتعال انگیز اور ہیجان خیز مظاہرے ہیں۔ آئین پسندوں اور شورش سے علیحدہ رہنے والوں کے لئے وطن فروشی اور قومی غداری کے طعنے ہیں۔ فلاکت زدوں اور غربت کے ماروں کے لئے سبز باغ ہیں۔ کانگرسی سرمایہ داروں کے جال میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لئے کئی قسم کے لالچ اور ترغیبات ہیں۔ اور دوسری طرف کوئی ایسی چیز نہیں جس سے مسلمانوں کو اپنے حقوق اور مطالبات کے متعلق اطمینان حاصل ہو۔ یہی حالات ہیں جنہوں نے مسلمان لیڈروں کو سخت مشکلات میں ڈال رکھا ہے۔ اور انہی کا ذکر ڈاکٹر شفاعت احمد خاں صاحب نے ایک اہم اعلان میں بالفاظ ذیل کیا ہے:۔

"مسلم مطالبات کے متعلق غیر یقینی حالت نے گول میز کانفرنس کے مسلم مندوبین کے کام کو مشکل بنا دیا ہے۔ اس وقت تک ہم گول میز کانفرنس کے ساتھ اتحادِ عمل کے متعلق ہندوستان بھر کے مسلمانوں کی غالب اکثریت کی حمایت حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ ہمیں پورا یقین تھا۔ کہ اس طریقہ سے ہم اپنے مطالبات پورے کرا سکتے ہیں۔ مگر میں بلا تامل کہہ سکتا ہوں کہ حالات حیرت انگیز سرعت کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں اور بالخصوص نوجوان مسلمانوں کو بدامنی اور قانون شکنی کے گرداب میں پڑنے سے باز رکھنا اگر ناممکن نہیں۔ تو مشکل ضرور ہو گیا ہے۔ بشرطیکہ کوئی فوری کارروائی نہ کی جائے"

حقیقتِ حال کا اظہار

گورنمنٹ کے لئے یہ کوئی دھمکی نہیں۔ ڈراوا نہیں۔ بلکہ حقیقت حال کا اظہار ہے۔ اور ان لوگوں کی مشکلات کا ذکر۔ جو نظامِ حکومت کو مفلوج کرنے۔ اور قانون کی خلاف ورزی کے سخت مخالف ہیں اور دل سے چاہتے ہیں۔ کہ اس نازک وقت میں حکومت کی خاطر خواہ امداد کریں۔ گورنمنٹ کو چاہئے۔ کہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ اور جو لوگ اس کی امداد کے لئے ہاتھ بڑھا رہے ہیں ہر ممکن طریق سے ان کے کام کو آسان اور اپنے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کرے۔

حکومت کو کیا کرنا چاہیئے۔

مسلمانانِ ہند کے لئے اس وقت جو باتیں تشویش انگیز اور اضطراب خیز ہو رہی ہیں۔ ان میں سرحدی آرڈی ننس بھی شامل ہیں۔ جن کے خلاف مسلمانوں کی ذمہ دار سیاسی انجمنیں صدائے احتجاج بلند کر چکی ہیں۔ ان آرڈی ننسوں کو بلا تاخیر منسوخ کر دیا جائے۔ مگر یہ تو ایک وقتی بات ہے۔ مسلمانوں کے اضطراب اور بے چینی کو دور کرنے کے لئے ان مطالبات کو پورا کرنے کا یقین دلانا چاہیئے۔ جو گول میز کانفرنس میں مسلمان مندوبین متفقہ طور پر پیش کر چکے ہیں۔ اور جن میں کسی قسم کا تغیر و تبدل مسلمان ہرگز گوارا نہیں کریں گے۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر حکومت یہ قدم اٹھائے۔ اور اسے ضرور اٹھانا چاہیئے۔ تو موجودہ نازک وقت میں ملک میں قیامِ امن کے لئے اپنے ہاتھ بہت مضبوط کر لے گی۔ اور اسے ایسی امداد حاصل ہو جائے گی۔ جو بہت مفید ہو گی۔

علاقہ میرپور کے مسلمانوں پر انتہائی تشدد

ریاستی پولیس کی ستم رانیاں عام حالات میں ہی کافی سے زیادہ شہرت رکھتی ہیں۔ لیکن جب حکومت کی طرف سے پولیس کو تشدد اور سختی کرنے کی کھلی اجازت دے دی جائے۔ اور بجائے گرفت و سرزنش کے پولیس کی پیٹھ ٹھونکی جائے۔ اس کی تعریف و توصیف کی جائے۔ اور اس کی ہر ستم کی حرکات کو ملکی خدمات قرار دیا جائے۔ تو پھر پولیس جو کچھ بھی کرے۔ کم ہے۔

سری نگر اور جموں میں ریاستی پولیس اور فوج نے مسلمانوں کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک کیا۔ اس کی یاد مدتوں مسلمانوں کو خون کے آنسو رلاتی رہے گی۔ بیواؤں کے نالے۔ یتیموں کی آہ و زاری۔ والدین کی آہیں مدت العمر جاری رہیں گی۔ ان مظالم کی تحقیقات کے لئے کمیشن بھی بنے۔ مظلومین کی مالی امداد کے بھی اعلان ہوئے۔ انتظامات میں اصلاح کے بھی اقرار کئے گئے۔ لیکن کس قدر رنج اور دکھ کا مقام ہے۔ کہ پولیس کی ستم رانیوں کا سلسلہ بند ہونے میں نہیں آتا۔ چنانچہ علاقہ میرپور کے متعلق اطلاع پہونچی ہے۔ کہ وہاں کے ایک گاؤں اندرہا میں نہتے اور پُرامن دیہاتیوں پر سپاہیوں نے بے تحاشا گولی چلا دی۔ جس سے کئی ایک قتل اور بہت سے سخت مجروح ہو چکے ہیں۔

بیان کیا گیا ہے کہ ۱۰ جنوری کو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس جو ایک سخت متعصب ہندو ہے۔ معہ بہت سے سپاہیوں کے موضع اندرہا میں پہونچا۔ سپاہیوں نے زمینداروں سے کہا کہ عدم ادائگی لگان کے سلسلہ میں تمہارے مال مویشی ضبط کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد سپاہی زمینداروں کے مکانوں میں گھس گئے۔ اور جو کچھ ہاتھ آیا۔ اسے نکال کر ایک جگہ جمع کر دیا۔ جب سپاہی اسے لے کر روانہ ہونے لگے۔ تو زمینداروں نے کہا۔ ان تمام اشیاء کی رسید دے دی جائے۔ مگر سپاہیوں نے انکار کر دیا۔ اور لوگوں کو ہر ممکن طریق سے مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی۔ باوجود اس کے دیہاتی بالکل پُرامن رہے۔ اور اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرتے رہے۔ آخر سپاہیوں نے زمینداروں کو چاروں طرف سے گھیر کر ان پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ اس کا نتیجہ جو فوری طور پر معلوم ہو سکا۔ یہ ہے۔ کہ پانچ آدمی فوت ہو گئے۔ اور کئی مجروح تڑپ رہے ہیں۔

یہ حالات نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ اور زیادہ افسوس اس وجہ سے بھی ہے۔ کہ مسلمانانِ ریاست کی قربانیوں اور مطالبات کے نتیجہ میں ریاست جموں نے اس علاقہ میں جو مسلمان افسر مقرر کئے ہیں۔ ان کی موجودگی میں یہ سب کچھ ہوا۔

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ حکومت جموں و کشمیر جب تک اپنے علاقہ کے چپہ چپہ کو مسلمانوں کے خون سے لالہ زار نہ بنا لے گی۔ اور ہر طرف کے مسلمانوں کی ہمت اور استقلال کا مشاہدہ نہ کر لیگی اس وقت تک تشدد سے ہٹ کر عدل و انصاف کی طرف مائل نہ ہو گی۔ لیکن یاد رہنا چاہیئے۔ کہ مظالم کے سلسلہ کو جس قدر طول دیا جائے گا۔ اسی قدر زیادہ ریاست اپنے راستہ میں کانٹے بوئے گی۔ اور اپنے لئے مشکلات پیدا کرے گی۔ جن میں سے اسے ضرور گزرنا پڑے گا۔

صوبہ سرحد میں مسلم کانفرنس کا وفد

ان دنوں صوبہ سرحد جس نازک دور میں سے گزر رہا ہے وہ تمام مسلمانانِ ہند کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور بے چین کر دینے والا ہے۔ اسی بے چینی کو محسوس کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم کانفرنس نے اصلاح حالات کے لئے اپنا ایک وفد علاقہ سرحد میں بھیجنا تجویز کیا۔ چنانچہ مولانا شفیع داؤدی رکن اسمبلی اور مولانا مظہر الدین مدیر "الامان" پشاور پہونچ چکے ہیں۔ حکومت نے جس طرح ان اصحاب کو صوبہ سرحد میں داخل ہونے اور واقعات کا علم حاصل کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ امید رکھنی چاہیئے۔ کہ قیامِ امن و انتظام کے متعلق جو تجاویز اس وفد کی طرف سے پیش ہوں۔ انہیں وقعت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ اور جلد سے جلد ان پر عمل کیا جائیگا۔

حکومتِ سرحد اپنی یہ خواہش ظاہر کر چکی ہے۔ کہ وہ صوبہ میں امن اور انتظام قائم رکھ کر اصلاحات کے متعلق کارروائی کرنا چاہتی ہے۔ پس جو لوگ اس کے سامنے قیامِ امن کی تجاویز پیش کریں۔ ان کی خدمات کی عملی طور پر قدر کرنی چاہیئے۔

ساہوکاروں کا قتل

حکومت پنجاب نے انجمن تاجران پنجاب لائل پور کو جو ہندوؤں کی انجمن ہے۔ اس کی درخواست پر ایک رپورٹ مہیا کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے لے کر گزشتہ نومبر تک پنجاب کے دیہات میں مختلف مقامات پر ۳۵ ساہوکاروں کو قتل کیا گیا۔

مقتولین میں چونکہ مسلمانوں کے بھی نام ہیں۔ اس لئے ہندو اخبارات کا یہ کہنا بالکل لغو ہے۔ کہ پنجاب کے مسلمانوں میں ہندو ساہوکاروں کے خلاف کوئی خاص تحریک کام کر رہی ہے۔ البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے۔ کہ ساہوکارہ کرنے والوں کی خواہ وہ کوئی ہوں۔ بے چارے جاہل اور غریب دیہاتیوں پر سختیاں اس قدر بڑھ چکی ہیں۔ کہ وہ خود مر جانے اور ساتھ ہی مرنے کے سامان پیدا کرنے والے کو لے جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ سود در سود کے تباہ کن چکر کو روکنے کی طرف حکومت متوجہ ہو۔ اور اصل رقم سے زیادہ سود وصول کرنے کی کسی حالت میں بھی اجازت نہ دے۔

مسلمانوں کو حصولِ حقوق کیلئے کیا کرنا چاہیئے

اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانانِ ہند بحیثیت قوم حکومت کے خلاف موجودہ شورش سے بالکل علیٰحدہ ہیں۔ اور یہ بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جس حد تک اس شورش میں کمی ہو سکے۔ کی جائے۔ لیکن انہیں اپنے حقوق اور مطالبات کی حفاظت کا بھی تو کوئی انتظام کرنا چاہیئے۔ جہاں تک سابقہ تجربہ بتاتا ہے۔ سرگرمی کے ساتھ مصروفِ عمل ہونے کے سوا حکومت اعتراف حقوق پر مائل نہیں ہو سکے گی۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ مسلمان راہ نما جلد سے جلد مسلمانوں کے سامنے ایسا لائحہ عمل رکھیں۔ جس کے ذریعہ وہ حکومت سے اپنے حقوق منظور کرا سکیں۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کا اجلاس لاہور جو فروری میں منعقد ہونے والا ہے۔ اور جس کے لئے زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ امید ہے۔ اس نہایت اہم امر پر غور کرے گا۔ اور قوم کو بتائے گا۔ کہ اسے اپنی کامیابی کے لئے کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اس طرح وہ لوگ جو اپنے سامنے کوئی طریق کار نہ ہونے اور حکومت کی سرد مہری کی وجہ سے کانگرس کی ہنگامہ خیز تحریکات کی طرف جھک رہے ہیں۔ باز رہ سکیں گے۔ اور اپنے جوش اور ایثار کا رُخ قوم و ملت کی خدمت کی طرف پھیر سکیں گے۔

تاریخ کلیسائے مسیحی

(۲)

مندرجہ بالا موضوع پر جناب مفتی محمد صادق صاحب نے ۲۸ دسمبر کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب ذیل تقریر فرمائی (ایڈیٹر)

گو عیسائی زمانہ پولوس سے ہی تھوڑے بہت بگڑنے شروع ہو گئے تھے۔ تاہم تین سو سال تک ضرور ایسی جماعتیں موجود رہیں جو ایک حد تک اپنے اصل پر قائم تھیں۔ اور جو لوگ حد سے بڑھ جاتے تھے۔ یا نئے نئے خیالات نکالتے تھے۔ ان کے ساتھ مباحثات ہوتے رہتے ہیں۔ آخر چوتھی صدی میں ایک بڑا بھاری مباحثہ یسوع مسیح کی ذات کے متعلق شروع ہوا۔ بعض کہتے تھے۔ وہ صرف انسان تھا۔ بعض کہتے تھے انسان بھی تھا۔ مگر الوہیت بھی اس میں تھی۔ اس کی الوہیت خدا سے کم تھی۔ کوئی کہتا تھا۔ روح القدس صرف باپ سے نکلی ہے۔ دوسرے کہتے تھے۔ کہ باپ اور بیٹا ہر دو سے نکلی ہے۔

کونسل نائسیہ

غرض اس طرح کے مختلف عقائد تھے۔ اور ہنوز کوئی ایسا عقیدہ صاف اور صریح الفاظ میں تیار نہ ہوا تھا جسے جمہور عیسائیت کا عقیدہ کہا جا سکے۔ یہاں تک کہ ۳۰ سال تک مباحثہ جاری رہا۔ تب ایک مجلس بنام کونسل نائسیہ قائم ہوئی جس میں بلحاظ کثرت رائے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ بیٹے کی الوہیت ایسی ہی تھی۔ جیسی کہ باپ کی۔ اس فیصلہ پر اتفاق نہ تھا۔ مگر شاہ قسطنطین کی مدد سے اس پر بشپوں کی کثرت رائے ہو گئی کونسل نائسیہ پہلی کونسل ہے۔ جس نے تثلیث کا عقیدہ پوری وضاحت کے ساتھ عیسائی عقائد میں داخل کر دیا۔ اور اس کے بعد بھی اگرچہ عیسائیوں کے ایسے فرقے موجود رہے۔ جو یسوع مسیح کو صرف انسان اور نبی مانتے تھے۔ مگر ان کی تعداد کم ہوتی رہی۔ اور جمہور عیسائیت کا عقیدہ تثلیث اور کفارہ پر پختہ ہو گیا۔

ان میں جو موحد فرقہ تھا۔ وہ ابتداءً ابیونٹی (Ebionism) کہلاتا تھا۔ اور جس عقیدہ کے لوگ کم و بیش ہمیشہ عیسائیوں کے درمیان موجود رہتے چلے آئے

فرقہ پی لے جی اس

پی لے جی اس نے جو پانچویں صدی میں گزرا ہے اور ایک بڑی جماعت اس کی پیرو اور ہم خیال تھی۔ مفصلہ ذیل عقائد کو نہایت صفائی کے ساتھ بار بار پیش کیا۔

(۱) آدم فانی پیدا کیا گیا۔ اگر وہ گناہ نہ بھی کرتا تب بھی اسے مرنا تھا۔

(۲) آدم نے گناہ کر کے اپنی ہی ذات کو نقصان پہنچایا بنی آدم پر اس کا کچھ اثر نہیں۔

(۳) پیدائش سے ہر ایک انسان موروثی گناہ سے لاواسطہ ہے۔ ہر انسان کی پیدائش ویسی ہی ہوتی ہے جیسے آدم کی تھی۔

(۴) انسان نہ تو گناہ کے سبب مرتے ہیں۔ اور نہ مسیح کی موت اور جی اٹھنے سے زندہ ہوتے ہیں۔

(۵) خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے واسطے شریعت و انجیل دونوں یکساں موثر ہیں۔

(۶) مسیح کے دنیا میں آنے سے پیشتر بھی دنیا میں معصوم اشخاص تھے۔

ان سب عقائد میں دوسرے عیسائی فرقوں سے یہ فرقہ اور اس کے ہم خیال فرقے ہمیشہ مخالفت اور متضاد رہے۔

الغرض مذہب مسیحی کی تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ ابتدائی عیسائی لوگ مسائل تثلیث اور کفارہ سے بالکل بے خبر تھے۔ اور یسوع مسیح کے واقعہ صلیب کے صدیوں بعد تک یہ عقائد بنتے۔ اور بگڑتے۔ اور توڑے جاتے رہے۔ تب اس شکل پر پہنچے۔ جو آج ان کو حاصل ہے۔

مسیح کی آمد کی غرض

ظاہر ہے۔ کہ دین مسیحی کے بانی حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں جیسا کہ دین اسلام کے بانی حضرت سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور جیسا کہ ہر مذہبی عقیدہ اور عمل کے واسطے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام اور فرمان ہی مستند ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ وحی الٰہی کے ظاہر الفاظ میں ہو۔ یا کسی وحی سے مستنبط کوئی حکم ہو۔ ایسا ہی مذہب عیسوی کے احکام و عقائد و اعمال کی سند خود جناب مسیح ناصری سے لینی ضروری ہے۔ نہ کہ کسی دوسرے شخص سے لیکن مسیح ناصری نے شریعت کے احکام دینے اور سنانے کی بجائے صاف اور صریح لفظوں میں اپنے وعظوں میں اپنے سامعین اور اپنے پیروؤں کو یہی تاکید بار بار کی۔ کہ تم موسیٰ کی شریعت پر چلو اور خود بھی عمر بھر موسوی شریعت کی پیروی کی۔ پس مسیح کی زندگی تک عیسائی جماعت صرف قوم یہود کا ایک فرقہ تھی جن کے پاس سوائے توریت اور انبیاء سابقین کے صحف کے کوئی کتاب نہ تھی۔ وہ یہودیوں کی طرح نماز روزہ قربانی و دیگر احکام کے پابند تھے۔ انجیل کسی کتاب کا نام نہ تھا بلکہ جیسا کہ لفظ انجیل سے ظاہر ہے۔ اس کے معنی خوشخبری کے ہیں۔ انجیل یونانی لفظ ہے۔ اصل عبرانی لفظ جو مسیح اور اس کے حواریوں کی زبان مبارک پر تھا۔ وہ لفظ بشورا ہے جس کے معنی خوشخبری ہیں۔ اور یہ خوشخبری دراصل اس شہنشاہ کی آمد کے متعلق تھی جس پر تمام انبیاء نے فخر کیا۔ اور مسیح ناصری کا اصل پیغام یہی تھا کہ وہ فارقلیط اور تسلی دینے والا احمد آپ جلد دنیا میں آنے والا ہے۔

ابتدائی منادی عیسائی

اس امر کا ثبوت اس میں بھی پایا جاتا ہے۔ کہ جو عیسائی واقعہ صلیب کے بعد جلد بیت المقدس کو چھوڑ کر دوسرے ممالک میں چلے گئے۔ وہ اپنے ساتھ کوئی انجیل لے کر نہ گئے چنانچہ تھوما حواری جو واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان چلے آئے تھے اور مدراس میں برہمنوں کے ہاتھوں سے شہید ہوئے اب تک ان کا گرجا موجود ہے۔ اور ان کے وقت کے عیسائی بھی نسلاً بعد نسلٍ چلے آئے۔ اور اب تک جنوبی ہند میں موجود ہیں۔ اور اپنے آپ کو تھوما حواری کے عیسائی کہتے ہیں۔ ان کی کتب تواریخ و روایات سے ظاہر ہے۔ کہ ابتداء ان کے پاس کوئی کتاب نہ تھی۔ صرف چند دعائیں ہوتی تھیں۔ میں خود ان سے ملا ہوں۔ اور ان کے کتب خانوں میں بیٹھ کر ان کے حالات کی تحقیقات کی ہے۔ اور اس کے متعلق میرا مضمون اخبار فاروق اور ریویو انگریزی میں ۱۹۱۶ء میں چھپ چکا ہے۔

مسیح نے کوئی کلیسا نہ بنائی

امریکہ میں مجھے ایک آزاد خیال لیڈی ملی۔ اس نے ذکر کیا کہ مجھے ایک دفعہ رومن کیتھالکوں کے ایک جلسہ میں شامل ہونے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک بڑے بشپ صاحب میرے ساتھ بہت حسن اخلاق سے پیش آئے۔ اور مجھے کیتھالک مذہب کی تبلیغ کرتے رہے۔ جب انہوں نے اپنے زعم میں سمجھا۔ کہ مجھ پر ان کا اثر ہو گیا۔ تو بڑی توجہ سے میری طرف سر جھکا کر اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بہت محبت کے لہجہ میں فرمانے لگے۔ کیا میں آپ کو مسیح کی کلیسا میں شامل کر لوں۔ میں نے اسے جواب دیا۔ کیا آپ انجیل میں کہیں دکھا سکتے ہیں۔ کہ مسیح نے کبھی کوئی کلیسا بنائی یا کوئی گرجا تعمیر کیا۔ جب مسیح نے کوئی کلیسا بنائی ہی نہیں۔ تو آپ مجھے داخل کس میں کرتے ہیں۔ بشپ صاحب ہنس کر خاموش ہو گئے۔

اہل اسلام کو کوئی یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ خود حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بنائی اور جماعت قائم کی۔ اور اپنی مسجد کے متعلق فرمایا کہ ھذا المسجد اٰخر المساجد یہ فقرہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ انا اٰخر الانبیاء گیا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے بعد کسی دوسری مسجد کا بنانا جائز نہیں۔ تو پھر یہ ہزاروں لاکھوں مسجدیں کیوں ہیں۔ اور آئے دن نئی مسجدیں کیوں بنتی رہتی ہیں۔ اس واسطے کہ یہ سب مساجد اس مسجد کے تابع اور اس کے ماتحت ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنائی۔ اور اس کی عبادت اور تعلیم کو دنیا میں پھیلا رہی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔ لیکن ایسے نبی جو آپ کے تابعدار ہوں اور آپ کی شریعت کے خادم ہوں۔ اور کوئی نیا علیحدہ مذہب دنیا کے سامنے پیش نہ کرتے ہوں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہو سکتے ہیں ؛

مسیح بپتسمہ نہ دیتا تھا

ایسا ہی حضرت استاذی المکرم مولانا حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ ایک شخص کا ذکر کرتے تھے۔ کہ وہ ایک پادری صاحب کے پاس گیا۔ اور کہا۔ کہ میں بپتسمہ لینا چاہتا ہوں لیکن شرط یہ ہے۔ کہ آپ مجھے ٹھیک اس طرح بپتسمہ دیں جس طرح کہ مسیح بپتسمہ دیا کرتا تھا۔ اور پہلے مجھے انجیل سے دکھا دیں کہ مسیح کس طرح بپتسمہ دیا کرتا تھا۔ پادری صاحب حیران سے ہوئے اور کہنے لگے آپ بپتسمہ نہیں پا سکتے۔ آپ تشریف لے جایئے۔

دیگر مسیحی رسومات

اب تک بھی عیسائیوں میں جو رسومات جاری ہیں جیسا کہ اعشائے ربانی۔ مل کر دعا کرنا وغیرہ یہ سب مسیح کے ساتھ محبت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ کسی حکم کی پابندی نہیں۔ یسوع نے کہیں ایسا نہیں فرمایا۔ کہ تم ایسا کیا کرو۔ کہ روٹی کا ٹکڑا اور شراب لے کر اور دعا کر کے یقین کر لو۔ کہ یہ فی الواقعہ میرا خون اور میرا گوشت ہے۔ اور اسے کھا جاؤ۔ اور ہر ہفتے ایسا کرتے رہو۔ اور اس رسم کو اپنے فرائض مذہبی میں داخل کر لو۔ بلکہ چونکہ ایک دفعہ واقعہ صلیب سے قبل مسیح نے ایسا کیا تھا۔ اس واسطے عیسائیوں نے اسے اپنے مذہب کا جزو قرار دے لیا ہے۔ اور وہ ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ رسومات بطور مذہبی فرائض کے واقعہ صلیب سے بہت بعد شروع ہوئیں۔

قسطنطین بادشاہ

تیسری صدی عیسوی میں جبکہ رومی بادشاہ قسطنطین عیسائی ہوا۔ تو اس نے عبادت کے واسطے ہفتہ کی بجائے اتوار کا دن مقرر کیا۔ اور شراب کا پینا اور سور کا کھانا اپنی پہلی قومی رسم اور عادت کے سبب جاری رکھا۔ مسیحی پادریوں نے غنیمت سمجھا۔ کہ ایک بادشاہ عیسائی ہوتا ہے۔ اور اس امر کی پرواہ نہ کی۔ کہ مذہب کے بعض اعمال یا عقائد میں تغیر کرتا ہے۔ اب تک بعض عیسائی فرقے جو پرانے علاقہ سلطنت روم میں رہتے ہیں۔ سور کو حرام سمجھتے ہیں یورپ امریکہ میں بعض نئے فرقے اب ایسے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اس حقیقت کو شناخت کر کے پھر اسبات کو اختیار کیا ہے کہ سور حرام ہے۔

ہارمس ورتھ کے انسائیکلوپیڈیا میں بھی تاریخ کلیسیاء کے باب میں صاف اس امر کا اقرار کیا گیا ہے۔ کہ ابتدا عیسائی صرف یہودیوں کا فرقہ تھے۔ بلکہ غیر یہود کو اپنے اندر داخل ہی نہ کرتے تھے۔ جیسا کہ یسوع کا عمل در آمد تھا۔ یسوع تو غیر قوموں کا علاج کرنا بھی پسند نہ کرتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا۔ کہ صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں۔ (صرف کا لفظ قابل غور ہے) کونسل یروشلم میں جس کا انعقاد بعض کے نزدیک ۵۰ عیسوی میں ہوا اور بعض کے نزدیک بعد میں۔ یہ پہلی دفعہ قرار پایا۔ کہ غیر یہود کو بھی عیسائیوں میں داخل کیا جاتا ہے۔

دراصل اس مسئلہ کی بنیاد پولوس نے رکھی ہے

انجیل چشم دید واقعات

کتاب انجیل شہادت چشم دید واقعات میں لکھا ہے۔ کہ مسیح ایک صوفیانہ سلسلہ کا مرید اور ممبر تھا۔ اور سوائے اخلاقی تعلیم کے اور کچھ اس کا کام نہ تھا۔

پادری ہیریس صاحب اپنی کتاب تواریخ مسیحی کلیسیاء کے صفحہ ۳۲ پر یہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ چوتھی صدی تک مسیحی مذہب قانون کے رو سے کوئی قومی مذہب تسلیم نہ کیا جاتا تھا۔ صرف ایک سوسائٹی یا انجمن سمجھی جاتی تھی۔

تیرہ نئے عقائد

اگرچہ عیسوی عقائد کے بنیادی پتھر دو ہی ہیں یعنی مسئلہ تثلیث اور کفارہ۔ اور یہ ہر دو عقیدے مسیح کے واقعہ صلیب کے بہت بعد آہستہ آہستہ شروع ہوئے۔ اور تین صدیوں کے بعد انہیں وضاحت کے ساتھ عقائد عیسوی میں ایک بڑی جماعت میں داخل کیا گیا ہے لیکن ان کے سوائے کچھ اور مسائل بھی ہیں۔ جو رفتہ رفتہ عیسوی عقائد میں شامل ہوئے۔ کوئی چوتھی صدی میں کوئی پانچویں صدی میں کوئی اس کے بعد اور ان کی فہرست اختصاراً یہ ہے۔

(۱) تثلیث (۲) کفارہ (۳) عشائے ربانی (۴) مسیح حقیقتاً ہر جگہ حاضر ناظر ہے۔ (۵) معصومیت پوپ (۶) تجرد (۷) اعراف (۸) اقبال گناہ (۹) کنواری سے بچہ (۱۰) مریم کی بے گناہ پیدائش (۱۱) عشائے ربانی میں روٹی اور شراب حقیقتاً مسیح کا گوشت اور خون بن جاتا ہے۔ (۱۲) آدم کے گناہ کے سبب سب کا گناہ گار ہو جانا۔ (۱۳) عدم ضرورت پیروی شریعت موسیٰ

ان عقائد کی تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ عیسوی مذہب بدعات کا ایک مجموعہ ہے۔ جنکی خود حضرت عیسیٰ اور ان کے حواریوں کو کچھ خبر نہ تھی۔

پھر ان عقائد کی تشریح اور تفصیل کے لحاظ سے بھی مختلف عیسائی فرقے آپس میں اختلافات رکھتے ہیں۔ بلکہ انہی اختلافات کے باعث بہت سے مختلف فرقے بن گئے ہیں۔

اختلاف یونانی ارتھوڈاکس

ایک دفعہ میں لنڈن کے مضافات کے ایک جنگل میں نماز پڑھ رہا تھا جس کو ہمپسٹڈ ہیڈ کہتے ہیں۔ دوپہر کا وقت تھا۔ اور ہر طرف سے خاموشی تھی۔ اور کوئی آدمی سامنے نظر نہ آتا تھا۔ اس واسطے میں نے ایسے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر وہاں نماز ظہر و عصر جمع کی۔ ولایت کے مشاغل اور مصروفیتیں کچھ ایسی تھیں۔ کہ ہم اکثر نماز جمع کر کے ہی پڑھتے رہے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک صاحب قریب کھڑے میری نماز کو دیکھ رہے تھے۔ ان سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ وہ فرقہ گریک ارتھوڈاکس کے پادری تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ عقائد کے لحاظ سے ان کا اور فرقہ کیتھالک کا کیا اختلاف ہے۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ اختلاف تو بہت ہیں۔ مگر ایک بات یہ ہے۔ کہ رومن کیتھالک کہتے ہیں۔ باپ سے بیٹا اور باپ اور بیٹے ہر دو سے روح القدس پیدا ہوا۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ ایسا نہیں۔ بلکہ جس طرح بیٹا باپ سے ہوا ایسا ہی روح القدس بھی باپ سے ہوا۔ غرض اس طرح کے اختلاف ان لوگوں میں بہت پائے جاتے ہیں۔

کونسل طرناطہ کا فیصلہ

پادری ہیلر بلاک صاحب Hilaire Belloc اپنی کتاب کیتھالک چرچ اینڈ ہسٹری کے صفحہ ۱۷ میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ رسولوں کا عقیدہ دوسری صدی میں جا کر قائم ہوا۔ اور اس کے بعد کونسل طرناطہ Council of Trent میں عقائد کا فیصلہ ہوا۔

یہ کلیسیاء مسیح کی مختصر تاریخ ہے۔ جو میں نے بیان کی ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ موجودہ مسیحی مذہب خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو۔ بے سند۔ بے دلیل۔ عیسیٰ مسیح کے عقائد سے متضاد اور بدعات کا ایک مجموعہ ہے۔

شجرہ صرف نحو

ہمیں اردو صرف نحو کا ایک نہایت مفید شجرہ دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ جو جناب ولی احمد صاحب جام بمبئی نے مرتب کیا ہے شجرہ کی ترتیب نہایت عمدہ اور عام فہم ہے۔ اور طلباء کے لئے بہت مفید ہے قیمت صرف چار آنے ہے۔ سکولوں کے مدرسین اگر توجہ کریں تو طلباء کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے بذریعہ ٹکٹ ذیل کے پتہ سے نمونہ منگا لیا جائے۔ اور پھر متعدد کاپیاں منگا کر طلباء کو پڑھائی جائیں۔

[illegible]

تاریخ اسلام

فتح مکہ

قریش کی طرف سے معاہدہ حدیبیہ کی خلاف ورزی

صلح نامہ حدیبیہ کی شرائط میں سے ایک اہم شرط یہ بھی تھی کہ قریش مکہ اہل اسلام کے ہم عہدوں سے تعرض نہ کریں گے اور اہل اسلام قریش مکہ کے طرفداروں کے ساتھ جنگ کی طرح نہ ڈالیں گے۔

مسلمانوں نے اس شرط پر نہایت خوبی کے ساتھ عمل کیا۔ مگر قریش نے بدعہدی کی اور قبیلہ بنی خزاعہ کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیف تھا۔ اپنے حلیف بنو بکر کی حمایت میں جنگ شروع کر دی۔ اور رؤسائے قریش نے راتوں کو بھیس بدل کر بنو بکر کے ساتھ مسلمانوں کے حلیف کے خلاف تلواریں چلائیں۔ خزاعہ نے مجبور ہو کر حرم کی حدود میں پناہ لی۔ بیت اللہ کے احترام کی وجہ سے لڑائی تھوڑی دیر کے لئے رک گئی۔ مگر بنو بکر کے رئیس نوفل نے کہا کہ پھر یہ موقعہ ہاتھ نہیں آئیگا اس لئے بیت اللہ کی صریح بے حرمتی کرتے ہوئے عین حدودِ حرم میں خزاعہ کا خون بہایا۔

معاہدہ حدیبیہ توڑ دیا گیا

قریش کی طرف سے معاہدہ کی اس طرح خلاف ورزی کی اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینے کے لئے چالیس ناقہ سواروں کا ایک وفد مدینہ پہونچا۔ اور حضور سے تمام ماجرا بیان کیا جس سے آپ کو سخت رنج ہوا۔ اور آپ نے قریش کے پاس اپنا ایک قاصد روانہ کیا۔ کہ جا کر انہیں کہے یا تو بنی خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا ادا کیا جائے۔ اور قریش بنو بکر کی حمایت سے الگ ہو جائیں۔ یا پھر معاہدہ حدیبیہ کالعدم سمجھا جائے۔ جب قریش سے یہ کہا گیا۔ تو ان کے نمائندہ نے جواب دیا کہ ہمیں صرف تیسری شرط منظور ہے۔ لیکن قاصد کے جانے کے بعد وہ اس جواب پر بہت پچھتائے اور ابوسفیان کو مدینہ میں صلح حدیبیہ کی تجدید کے لئے بھیجا۔ اس نے مدینہ میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اپنا مدعا عرض کیا۔ مگر حضور نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے اکابر صحابہ سے سفارش کے لئے کہا۔ مگر کسی نے حامی نہ بھری۔ آخر اس نے خود ہی جا کر مسجد نبوی میں اعلان کر دیا۔ کہ میں نے معاہدہ حدیبیہ کی تجدید کر دی۔ اور واپس مکہ چلا گیا۔ لیکن قریش اس سے مطمئن نہ ہوئے۔ اور مسلمانوں پر تو اس اعلان سے کوئی ذمہ داری عائد ہی نہ ہوتی تھی۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ پر چڑھائی کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اور اتحادی قبائل کو بھی بلا لیا۔

لشکر اسلامی کی روانگی

آخر ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور مرالظہران کے مقام پر جو مکہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے۔ پڑاؤ ڈال دیا۔ قریش کو بھی اس کا علم ہو گیا۔ اور انہوں نے ابوسفیان کو خفیہ طور پر دو اور آدمیوں کے ساتھ تحقیق حال کے لئے بھیجا۔ ابوسفیان پہنچا ہی تھا۔ اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی۔ کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ لیکن حضرت عباس رض نے اس کی سفارش کی۔ اس لئے وہ اس سزا سے بچ گیا۔ اور روایات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ گرفتاری کے ساتھ ہی یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختصر سی گفتگو کے بعد اس نے اسلام قبول کر لیا۔ جو بالآخر نہایت مخلص مسلمان ثابت ہوا۔ اور اسلام کی خدمت دلی جوش کے ساتھ کی۔

مکہ میں داخلہ

لشکر اسلامی پوری شان و شوکت اور تزک و احتشام کے ساتھ مکہ کی طرف بڑھا۔ ابوسفیان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ایک ایسے مقام پر کھڑا کر دیا گیا۔ جہاں سے وہ اسلامی شوکت کا نظارہ دیکھ سکے۔ مکہ میں پہونچ کر حضور نے حکم دیا۔ کہ حجون کے مقام پر علم نبوی نصب کر دیا جائے۔ جس کی کسی نے مزاحمت نہ کی۔ مکہ میں داخل ہونے کے بعد اعلان کر دیا گیا۔ کہ جو شخص اپنے دروازے بند کر لیگا۔ یا ابوسفیان کے ہاں پناہ لیگا۔ اس سے کوئی تعرض نہ کیا جائیگا۔ تاہم قریش کے ایک گروہ نے اسلامی فوج کے اس حصہ پر جو حضرت خالد کے زیر کمان تھا۔ تیر اندازی کی۔ جس سے دو مسلمان شہید ہو گئے۔ حضرت خالد نے بھی جوابی حملہ کیا۔ جس سے ۱۳ کفار ہلاک ہو گئے۔ اور باقی بھاگ گئے۔ اور مکہ پوری طرح فتح ہو گیا۔

تطہیر کعبہ اور خطبۂ نبوی

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی یادگار بیت اللہ میں قریش نے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سب وہاں سے اٹھوا دئے حتیٰ کہ تصویریں وغیرہ بھی پھاڑ ڈالی گئیں۔ بعض روایات میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود لکڑی کے ساتھ ان بتوں کو ٹھکراتے اور جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا پڑھتے جاتے۔ غرض تمام مشرکانہ آلائشوں سے حرم کو پاک کرنیکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں ایک دربار منعقد فرمایا۔ جس میں ایک فصیح و بلیغ اور جامع خطبہ ارشاد فرمایا۔ توحید الٰہی بیان کرنے کے بعد مساوات انسانی کا سبق دیا۔ اور نسلی امتیاز و تفاخر کی پر زور تردید کی۔

بے نظیر عفو

خطبہ کے بعد آپ نے قریش کے اس مجمع پر نگاہ ڈالی۔ جس میں سب وہ لوگ موجود تھے۔ جنہوں نے سالہا سال آپکی جان لینے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔ اور جنہیں دن رات حضور کی آزار دہی اور دل آزاری کا خیال رہتا تھا۔ انکی تمام عظمت و ہیبت اس وقت مٹی میں مل چکی تھی۔ اور وہ نہایت سکنت کی حالت میں حضور کے سامنے کھڑے تھے۔ اس وقت اگر آپ چاہتے۔ اور دنیوی انسانوں کی طرح انتقامی جذبہ سے متاثر ہوتے۔ تو ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکتا۔ مگر آپ نے ایسے حالات میں بھی عفو و حلم کا وہ گرانقدر نمونہ دکھایا۔ جس کی نظیر عام انسانوں میں تو کیا۔ انبیاء کے عالم میں بھی ڈھونڈنا عبث ہے۔ آپ نے انکی طرف دیکھا۔ اور فرمایا تم کو معلوم ہے آج میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنیوالا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا۔ اخ کریم وابن اخ کریم۔ یعنی آپ شریف بھائی اور شریف برادر زادہ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا انتم الطلقاء۔ کہ تم پر کوئی الزام نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ بلکہ یہاں تک فراخدلی کا ثبوت دیا۔ کہ مہاجرین کے مکانات جو قریش نے اپنے قبضے میں کر لئے تھے۔ آپ نے انہیں واپس لینے کی بجائے مہاجرین کو حکم دیا۔ کہ وہ اپنی مملوکات سے دست بردار ہو جائیں۔

مکہ میں قیام اور واپسی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام صفا میں ایک بلند مقام پر بیٹھ گئے۔ اور اسلام قبول کرنیوالے وہاں آ آ کر بیعت کرتے رہے۔ لیکن کسی شخص کو اسلام لانے پر مجبور ہرگز نہ کیا گیا۔ مؤرخین نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ کہ جنگ حنین میں جو فتح مکہ کے بعد ہوئی۔ لشکر اسلامی میں مکہ کے کئی کفار بھی شامل تھے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ شامل تھے۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس جنگ میں مسلمانوں کو جو ٹکر اٹھانی پڑی۔ اس کی وجہ بھی یہی تھی۔ کہ ان کفار کے قدم بہت جلد اکھڑ گئے۔ اور لشکر میں ابتری پھیل جانیکی وجہ سے مسلمانوں میں بھی انتشار پیدا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پندرہ روز مکہ معظمہ میں قیام فرمایا۔ اور پھر مدینہ تشریف لے گئے۔ مگر حضرت معاذ بن جبل کو مکہ میں اس لئے چھوڑ گئے۔ کہ نو مسلمین کو اسلامی مسائل و احکام سکھائیں۔

صداقت اسلام کی دلیل

اس مقام کا جہاں سے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھپ کر نکلنا پڑا تھا۔ اور جہاں آپ اور آپ کے ساتھیوں پر طرح طرح کے مظالم کئے جاتے۔ آپکے زیر نگیں آ جانا۔ اس امر کا

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

مبلغ دمشق مولوی جلال الدین صاحب کی کامیاب واپسی پر

۹ جنوری کو جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے نظارت کے کارکنوں اور مبلغین کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ دمشق کی کامیاب واپسی پر دعوت چائے دی۔ اس میں آپ نے عربی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور جذبات عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ایک فصیح تقریر فرمائی۔ جس کا مفہوم اردو میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ آپ نے یہ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مولوی شمس صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنانے کے فرحت بخش نظارہ کے ساتھ ختم کی۔ (ایڈیٹر)

سیدنا المحسن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ و احبابی مبلغین و کارکنان نظارت دعوت و تبلیغ نے اس آخری لمحات میں مجھ سے باصرار یہ چاہا ہے۔ کہ میں ہی ان سب کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس کی واپسی پر حضور کے سامنے عربی زبان میں ایڈریس پیش کروں۔ سو میں ایک مخصوص رنگ میں اپنے جذبات کے اظہار کی کوشش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ میرے یہ مختصر الفاظ ان سب کی طرف سے صحیح صحیح ترجمانی کریں گے۔

دمشق کے لئے روانگی

جب دمشق کی واپسی کے بعد حضور نے بلاد عربیہ میں تبلیغی مرکز قائم کرنے کا ارادہ فرمایا۔ تو حضور نے مجھے اور مولوی جلال الدین صاحب شمس دونوں کو ثنیۃ الوداع "یعنے وداعی موڑ" کے قریب وہ موڑ جو ہمیشہ سے مقدس یادگاری واقعات کی جگہ ہے وہاں عام احباب کے ساتھ ہمارے لئے دعا فرماتے ہوئے خدا حافظ کہا

سب سے بڑی آرزو

اس وقت ہماری کیا حالت تھی۔ آنسو بہہ رہے تھے۔ اور دل بڑی بڑی امنگوں اور امیدوں سے بھرا ہوا تھا۔ سب سے بڑی اور سب سے بڑھ کر عظمت والی۔ بلکہ سب سے زیادہ محبوب میری ایک دلی آرزو تھی۔ اور وہ یہ کہ میں اپنے آپکو خدا تعالیٰ کے راستہ میں شہید دیکھوں۔ میں نے اس شہادت کے لئے دعا بھی کی اور اپنے رفیق سفر مولوی جلال الدین صاحب سے اپنے اس دل کے بھید کا اظہار بھی کر دیا۔ (اس احتیاط کی غرض سے کہ اس ارادہ میں تزلزل نہ واقعہ ہو) اس قسم کے جذبات کے ساتھ ہم دمشق کے قرب و جوار میں پہنچے۔ اور جب ایک اونچے ٹیلے کی چوٹی پر ہماری موٹر پہنچی۔ اور دمشق کا شہر ہمیں نظر آیا۔ تو ہم نے اس وقت ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کی۔ اور اپنے دلوں کو جناب الٰہی میں پیش کیا

جاں نثاری کے موقعہ کی تلاش

اس کے بعد ہماری تبلیغی جدوجہد شروع ہوتی ہے۔ اور دمشق جلدی ہی ایک بھیانک جنگ کا ہنگامہ خیز محشر بن جاتا ہے ایک دن جب ہماری مخالفت زوروں پر تھی۔ اور دوسری طرف میدان کارزار بھی چاروں طرف گرم تھا۔ اور ہمارے مخالفوں کے یہ ارادے ظاہر ہو چکے تھے۔ کہ اس جنگ و جدال کے زور و شور میں وہ ہم پر حملہ کر کے ہمیں عالم وجود سے غائب کر دیں۔ تو میں نے اپنے روزمرہ کے تبلیغی دورہ کے لئے تیاری کی۔ مولوی صاحب مجھے باہر جانے سے منع کرتے ہیں۔ مگر میں انہیں یہ جواب دیتا ہوں۔ کہ میری تمناؤں کے صدق و کذب کا یہی وقت ہے میں تو اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھاؤں گا۔ مولوی صاحب حسب عادت میرے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ مگر میں انہیں رد کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں۔ جو میرے سپرد ہوئی۔ اس لئے میں آپ کو جانے نہیں دوں گا۔ مولوی صاحب اصرار کرتے ہیں۔ اور آخر مجھے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ میں امیر ہوں۔ اور آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ اس کمرہ سے باہر نہ نکلیں۔ یکہ و تنہا خطرے کے مقامات کی جستجو کرتا ہوا میں اپنا تبلیغی دورہ ختم کرتا ہوں۔ مجھے سوائے اس کے کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ کہ مدرسوں کے طلباء اور دوسرے راہ گزروں نے مجھ پر ہنسی اڑائی۔ اور پھبتیاں کہیں

واپسی

آخر میں چھ ماہ کے بعد شمس صاحب۔ آپکو تن تنہا ان خطرناک حالات میں اپنا کام کرنے کیلئے چھوڑ کر واپس آ گیا۔ اور آپ آج چھ سال کے بعد جبکہ اس دوران میں خدا تعالیٰ کے راستہ میں زخمی بھی ہو چکے کامیاب واپس آئے ہیں۔ میں آپ کو اپنی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے اس کامیاب واپسی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

نازک حالات

جن حالات میں یہ کام شروع کیا گیا تھا۔ وہ بہت نازک تھے اور انکی نزاکت کا تصور صحیح صحیح آپ میں سے شائد ہی کوئی کر سکتا ہو۔ مولوی جلال الدین صاحب ان کی نزاکت خوب سمجھتے ہیں۔ اور انہیں یاد ہوگا۔ کہ کامیاب تبلیغ کے لئے وہ بہت مایوس تھے۔ اور ان کی مایوسی کی یہ حالت تھی۔ کہ رات کو خوابیں دیکھتے۔ کہ وہ قادیان میں ہیں۔ اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء وغیرہ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں جب تک آپ انگریزی اچھی طرح نہیں پڑھیں گے۔ اور موجودہ فلسفہ اور مذہب کے برخلاف اس کے خطرناک اعتراضات سے پورے طور پر آگاہ نہ ہونگے۔ ان ملکوں میں کامیابی کیساتھ تبلیغ نہ کر سکیں گے یہ خواب درحقیقت ان حالات کی نزاکت کی ترجمانی کرتے تھے جنہیں مولوی صاحب اچھی طرح محسوس کر رہے تھے۔ پھر شمس صاحب کو یہ بھی یاد ہوگا۔ کہ جب کبھی وہ اخبار الفضل میں یہ خبر پڑھتے۔ کہ ساٹرا میں مولوی رحمت علی صاحب کے ہاتھ پر اتنے لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اور فلاں مبلغ کے ذریعے اتنے۔ تو افسوس و حسرت بھرے لہجہ میں اخبار کو ہاتھ سے رکھتے ہوئے بے اختیار کہتے۔ کہ ہم کس منحوس ملک میں بھیجے گئے۔ جہاں دہریت ہی دہریت ہے۔ مایوسی کی یہ حالت بھی جسکا مجھے شدید فکر تھا۔ کیونکہ میرے بعد انہوں نے ہی کام کرنا تھا۔ اور مایوسی کا وجود میدان تبلیغ میں ایسا پہاڑ ہے۔ جو کامیابی کی تمام راہوں کو مسدود کر دیتا ہے۔

کامیابی کی بشارتیں

مجھے اس کا بڑا فکر تھا۔ اور میں جہاں لوگوں کو سمجھانے کتابیں لکھنے اور ترجمہ کرنے میں اس لئے مشغول تھا۔ کہ مولوی صاحب کے کام کرنے کے لئے عمدہ فضا پیدا ہو جائے۔ وہاں مولوی صاحب کو ان خوابوں کے ذریعہ تسلی و اطمینان بھی دیتا۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھلائے کہ اس میدان میں کامیابی ضرور ہوگی۔ اور مولوی صاحب کے ہاتھ سے ایک مسجد اور ایک مکمل جماعت احمدیہ بھی تیار ہوگی۔ سو شمس صاحب آپکے ہاتھ سے وہ جماعت اور مسجد تیار ہوئی۔ غرض ایک تو وہ دن تھے۔ جو مایوسی کے تھے۔ اور ایک یہ ہیں۔ جو کامرانی اور خوشی کے ہیں۔ جنہیں میں آپکو اپنی طرف سے اور اپنے تمام کارکنوں کی طرف سے دلی مسرت کے ساتھ مبارکباد دیتا ہوں۔

حیفہ کے انصار اللہ

جو جماعت آپکے ہاتھ سے قائم ہوئی ہے۔ وہ میرے لئے خصوصیت سے خوشی کا موجب ہے۔ اور وہ کیا ہی اچھی جماعت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تبلیغ کے متعلق اپنے وسیع ارادوں کا اظہار فرماتے ہیں۔ اور اخبار الفضل کے صفحوں پر اس ارادہ کا اعلان کرتے ہوئے۔ انصار اللہ کی جماعتوں کو میدان تبلیغ میں داخل ہونے کے لئے آواز دیتا ہوں تھوڑی دیر کے بعد کیا سنتا ہوں۔ کہ کرمل کی پہاڑیوں کی جانب سے حیفا اور اس کے مضافات کی انصار اللہ کی جماعتیں لبیک کہتی ہوئی تبلیغ میں جٹ گئی ہیں۔

خلیفۃ المسیح کا شکریہ۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بہت بڑی کامیابی ہے۔ جو سیدنا المحسن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ان احسانوں کے طفیل حاصل ہوئی۔ جو حضور نے ... آپ نے ہم پر احسان فرمائے ... ہمیشہ کے لئے ...

ایک گمنام فدائے احمدیت کی وفات

محمد میرو صاحب افغان کی زندگی کا ایک عظیم الشان واقعہ

ان فدایان ملت میں سے جن کی سرگزشت قوم کے نوجوانوں کے لئے سبق آموز ہوتی ہے۔ ایک یہ شخص بھی ہے جس کے حالات صدق و صفا شجاعت و ایثار کا اس وقت میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اور جس کا نام نامی محمد میرو صاحب تھا۔ یہ جناب حضرت مولوی عبدالستار صاحب افغان (عرف بزرگ صاحب) کے برادر خورد تھے۔ آپ والد بزرگوارم (حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید) کے مخلص دوستوں میں سے تھے اور آپ ہی کے ذریعہ انہوں نے دعویٰ سنتے ہی احمدی ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت مبارک میں رہنے کا شرف حاصل کیا۔

قدو قامت

آپ کا قد لمبا پتلا۔ خوش نما چہرہ ڈاڑھی چھوٹی اور باریک تھی۔ بدن کے اعضاء مضبوط تھے لیکن کثرت زدو کوب اور قید وں کی وجہ سے جو آپ احمدیت کی وجہ سے حکام افغانستان کے ہاتھوں کئی سال تک بھگتتے رہے۔ آپ کے قویٰ میں ضعف اور اضمحلال پیدا ہو گیا تھا۔ نیز پیٹھ کبڑی ہو گئی تھی۔ آپ کی طبیعت میں جوانمردی سنجیدگی اور بشاشت ودیعت کی گئی تھی میں نے ان کو ہر وقت ہمیشہ مسکراتے ہوئے دیکھا۔ آپ آخری عمر میں ہجرت کر کے قادیان دارالامان تشریف لے آئے تھے۔ اور نہایت گمنامی اور فقر کی حالت میں زندگی بسر کرتے رہے۔ مگر ساتھ ہی ہمیشہ خوش و خرم نظر آتے۔

استغناء

باوجود اس کے کہ انہیں ضروریات بھی پیش آتیں۔ لیکن انہوں نے استغنائے قلبی کے سبب کبھی کسی پر اپنی احتیاج کو ظاہر نہ ہونے دیا

قرآن سے محبت

قرآن کریم سے ان کو بے حد محبت تھی۔ دن رات نہایت شیریں لہجہ میں تلاوت کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض فارسی نظمیں ان کو یاد تھیں جنہیں اکثر پڑھا کرتے۔

مرض الموت

تبلیغ احمدیت کا اتنا جوش تھا۔ کہ اپنی وفات سے پیشتر کسی شخص کو بسبب قدیم دوست ہونے کے تبلیغ کرنے کے لئے پشاور گئے۔ وہیں نمونیا ہو گیا۔ اور پھر اسی بیماری میں وہاں سے واپس قادیان روانہ ہو گئے۔ جب قادیان تشریف لائے۔ تو پہلے مرض کی کچھ تخفیف ہو گئی تھی۔ پھر بیماری نے عود کیا حتیٰ کہ ایک ہفتہ کے بعد مورخہ ۔ دسمبر کو فوت ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جنازہ پڑھایا اور آپ مقبرہ بہشتی میں اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک کی شرقی جانب دفن ہوئے۔ مرحوم کی کوئی اولاد نہیں۔ صرف بیوی زندہ ہے۔

آپ کی وفات کے بعد وفور محبت اور بعض دوستوں کی خواہش سے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ احمدی دوستوں کی آگاہی کے لئے آپ کے کچھ حالات بیان کروں۔ یوں تو آپ کی زندگی کا ہر ایک شعبہ اس قابل ہے۔ کہ تاریخ احمدیت کے صفحہ پر سنہری حروف میں ثبت رہے لیکن اس وقت مختصراً ان میں سے ایک اہم واقعہ سپرد قلم کر کے پیش کر دیتا ہوں۔

ایک اہم واقعہ

احباب سے تو غالباً اکثر احمدی بھائی واقف ہوں گے کہ جس وقت والد بزرگوارم (سید عبداللطیف صاحب) کابل میں شہید کئے گئے۔ تو کچھ مدت کے بعد آپ کی نعش پتھروں سے نکال کر کابل کے کسی قبرستان میں دفن کر دی گئی تھی۔ ہم (یعنے والد صاحب کا خاندان) کو اس وقت ترکستان جلا وطن کر دیا گیا تھا۔ اور ہم میں سے کسی کو سوائے آپکی شہادت کے اور کسی بات کا علم نہ تھا۔ اسوقت جناب محمد میرو صاحب سید گاہ (جو ہماری اصلی جائے پیدائش کا نام ہے) خوست میں رہا کرتے تھے۔ چونکہ وہ فطرتاً شجاع اور بہادر تھے اور احمدیت کے رنگ نے تو اور بھی ان کو دلیر بنا دیا تھا۔ پھر جذبہ محبت تھا جو آپ کے دل میں اپنے پیارے دوست کے متعلق تھا۔ ان حالات میں آپ نے وفاداری کا ایسا نمونہ پیش کیا۔ جو نہایت ہی قابل تعریف تھا۔ محمد میرو صاحب نے فیصلہ کیا۔ کہ نعش کو سرزمین کابل سے لا کر سید گاہ میں دفن کرنا چاہیئے۔ آپ کے اس ارادہ کا اور کسی کو علم نہ تھا آپ سفر کی ضروریات مہیا کر کے کابل روانہ ہو گئے۔ اور وہاں پہنچ کر کسی واقف دوست سے مزار کا پتہ لگایا۔ اور ایک دوسرے سپاہی کی مدد سے تابوت کو نکال لیا۔ پھر اپنی پشت پر اٹھا کر کہیں دور کسی تنہائی کی جگہ میں رکھ آئے۔ چونکہ اس سے تھوڑی مدت ہی پیشتر کابل میں سخت ہیضہ پڑ چکا تھا۔ اس لئے کوئی کرایہ دار کسی نعش کو اس وقت تک لے جانے کے لئے تیار نہ ہوتا۔ جبتک یہ ثابت نہ ہو جاتا۔ کہ متوفی مرض ہیضہ سے فوت نہیں ہوا۔ اور محمد میرو صاحب کے لئے یہ ثبوت بہم پہنچانا ایک امر ناممکن تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے جب میں سواری ملنے سے مایوس ہو گیا۔ تو ایک دفعہ یہ ارادہ کیا۔ کہ تابوت کو میں خود اپنی پشت پر سید گاہ پہنچا دوں۔ (کابل سے سید گاہ تک ایک مضبوط آدمی کے لئے چار روز کا راستہ ہے) اور یہ کام میرے لئے کوئی مشکل نہیں تھا۔ لیکن بعد میں خیال آیا۔ کہ اگر میں نے ایسا کیا۔ تو راز افشا ہو جائیگا۔ اور میرے راستہ میں روک اوٹ پیدا ہو جائے گی جب مجھے ہر طرف سے ناکامی نظر آئی۔ اور میں کثرت غم و الم سے بیتاب ہو رہا تھا۔ تو رات کو خواب میں مجھے حضرت شہید صاحب شان و شوکت کے ساتھ نہایت عمدہ کپڑے پہنے نظر آئے۔ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور آنکھ سے ایک ایسا اشارہ کیا جس سے مجھے اطمینان حاصل ہو گیا۔ صبح کو اٹھا۔ تو دل بالکل مطمئن ہو چکا تھا۔ فوراً شہر کو چلا۔ شہر پہنچتے ہی ایک خچر والا ملا۔ اور وہ فوراً تابوت لے جانے پر طیار ہو گیا۔ دوسرے دن تابوت لے کر ہم چل پڑے۔ آخر تابوت کو خوست پہنچا کر سید گاہ میں دفن کر دیا گیا۔ اور قبر کو زمین کے ساتھ ہموار کر دیا۔ تا کہ مخالفوں کو پتہ نہ چلے۔ نعش کو سید گاہ میں دفن ہوئے جب کافی عرصہ گزر گیا۔ تو والد صاحب کے بعض دوستوں نے یہ مشورہ دیا۔ کہ اب قبر کو چھپائے رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس کو نمایاں کر دیا جائے۔ محمد میرو صاحب نے ایسا ہی کیا۔ قبر ظاہر ہوتے ہی جب لوگ کثرت سے فاتحہ خوانی کے لئے آنے لگے۔ تو بعض اشرار نے اس واقعہ کی رپورٹ کابل میں کر دی۔ اور وہاں سے نعش کو نکالنے اور نعش لانے والے کو سخت سزا دینے کا حکم ہوا۔

محمد میرو صاحب پر مظالم

امیر حاکم خوست نے نعش مبارک کو نکلوایا۔ اور اسکی لانے والے یعنے محمد میرو صاحب کو بلا کر طرح طرح کے عذاب دیئے۔ آپکو اسقدر مارا پیٹا گیا۔ کہ آپ کا تمام بدن زخمی ہو گیا۔ اس کے بعد آپ کو گدھے پر باندھ کر بائیس دن تک تمام علاقہ میں پھرایا جاتا رہا۔ اسی اثنا میں ملا اور محتسب لوگ آپ پر ایسے ظلم کرتے رہے جن کے ذکر کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی آپکے منہ پر تھوکتا۔ کوئی پتھر مارتا۔ کوئی گالی دیتا۔ آخر کانوں میں کیلیں گاڑ کر آپکو خوست کے ایک بازار کے دروازہ پر ایک تختہ کے ساتھ دھوپ میں لٹکا دیا گیا چند دن تک یہی سلوک کیا گیا۔ پھر قید خانہ میں گھسیٹ کر لے جایا گیا۔ اور قید با مشقت کی سزا دی گئی۔ ایک لمبے عرصہ تک جیل میں رکھا گیا۔

قید سے رہائی

اس وقت تک جبکہ سوائے ... کے لوگوں کی ... اور ... تھا۔ قادر نے

محمد میرو صاحب کی ہمدردی

جب جناب محمد میرو صاحب قید سے رہا ہو گئے۔ تو اس وقت ہم (یعنی حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید کا خاندان) ترکستان میں جلاوطنی کی حالت میں تھے۔ افغانستان کی حکومت میں جو جائدادیں تھیں۔ وہ حکومت نے ضبط کرلی تھیں۔ اور سوائے اس کے کہ بنوں علاقہ انگریزی میں جہاں ہماری کچھ جائداد ہے وہاں سے کسی قدر آمدنی آتی اس سے ہمارا گزارہ ہوتا۔ اور کوئی گزارہ کی صورت نہ تھی۔ اس وقت ہماری یہ حالت تھی کہ لوگ حکومت کے خوف کی وجہ سے ہمارا نام تک لینا اپنے لئے مضر سمجھتے اور جو دوست تھے۔ ان میں سے بھی اکثر کئی سرگردانیوں میں گرفتار ہو چکے تھے اس وقت محمد میرو صاحب ہی کا وجود تھا جس کو ہماری ہمدردی اور خدمت کا احساس تھا قریباً پندرہ سال تک وہ ہمارے خرچ وغیرہ کا انتظام کرتے رہے۔ بنوں جاکر ہماری زمین کی آمدنی لے کر ترکستان پہنچا دیتے۔ راستہ کی دوری برفوں اور پہاڑوں کی مشکلات آپ کے راستہ میں حائل نہ ہوسکتی تھیں اور ایک مدت دراز تک وہ ان دور دراز سفروں کو پیدل طے کرتے رہے پھر جب ہم کابل کے جیل خانوں میں تھے۔ وہاں بھی آپ کا ہی وجود ہمارے لئے نہایت مفید ثابت ہوا۔ اور ہم خدا کے فضل سے آپ کی کوشش سے نہایت باآبرو۔ اور عزت کے ساتھ رہتے خلاصہ یہ کہ جب تک ہمیں ضرورت تھی اس وقت تک انہوں نے ہمیں نہ چھوڑا۔ اور جس وقت ہم کو شاہ امان اللہ خاں نے اپنے ملک میں آنے کی اجازت دی۔ اور ہم سیدگاہ میں آگئے۔ اس وقت انہوں نے کہا اب عمر کے آخری حصہ کو قادیان میں ہی ختم کرنا چاہیئے۔ چنانچہ وہ قادیان آگئے۔ اور پھر آخری دم تک قادیان میں ہی رہے۔

جاں نثاری کی مثال

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ایسی جاں نثاری کی مثالوں کے ہوتے ہوئے کیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی جماعت میں بھی ایسے وجود ہیں جو کہ صحابہؓ کی طرح خدا کی راہ میں جان نثاری کرنے والے ہیں۔ اور آپ کی جماعت کی قوت ایمانی اور قربانی کا نمونہ صحابہ کی قربانیوں کا نمونہ ہے۔ مبارک ہے وہ جماعت جس میں ایسے مخلص اور جاں نثار اصحاب ہوں۔ جو خدا کی راہ میں بڑی سے بڑی مصیبتوں کی کوئی پرواہ نہ کریں اور جنہیں جادۂ صدق سے کوئی چیز ہٹا نہ سکے۔ احباب خاص طور پر محمد میرو صاحب کے لئے دعا مغفرت کریں۔ اور ان کی روح کو ثواب پہنچائیں۔

(خاکسار۔ سید ابوالحسن۔ قدسی)

حکومت کشمیر کے پبلسٹی بیورو کی طرف سے صحیح خبروں کی تردید

ہر حکومت میں پبلسٹی بیورو یعنی محکمہ نشر واشاعت کا قیام اس لئے عمل میں آتا ہے۔ کہ غلط خبروں اور گمراہ کن پراپیگنڈا کی تردید و تغلیط ہو سکے۔ لیکن حکومت کشمیر نے جب اپنی مظلوم مسلمان رعایا پر بے پناہ مظالم کا سلسلہ شروع کیا۔ تو ساتھ ہی یہ محکمہ بھی اس لئے قائم کر دیا۔ کہ حکومت کے ظلم وجور کی پردہ پوشی اور صحیح خبروں کی تردید ہو سکے۔ چنانچہ آج تک اس محکمہ کی طرف سے جس کے سکرٹری ایک کشمیری پنڈت ہیں۔ اور جو محض چیف منسٹر کی ترجمانی کا حق ادا کرتے ہیں۔ جس قدر خبریں اور تردیدیں شائع ہوئیں۔ ان سے اس بات کا ثبوت مل سکتا ہے۔ پہلے تو اس محکمہ نے یہ لکھنا شروع کیا تھا کہ ریاست میں بے چینی محض فرقہ وارانہ سوال یعنی ہندو مسلم تنازعہ کے باعث ہے۔ اور ریاست کی مہذب اور معصوم حکومت کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اب حکومت کے مظالم اس قدر عالم آشکار ہو چکے ہیں۔ کہ کسی ہندو اخبار کو بھی اسے ہندو مسلم سوال قرار دینے کی جرأت نہیں۔ پھر جب سری نگر میں بے گناہ مسلمانوں کی کھالیں بلا استثناء طفل و پیر منظر عام پر ٹکٹکی سے باندھ کر بیدوں سے ادھیڑی جا رہی تھیں۔ اس محکمہ نے اس کی بھی تردید کر دی۔ جس کے متعلق اس قدر ثبوت بہم پہنچ چکے ہیں۔ کہ کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا

۲ نومبر ۱۹۳۱ء کو جموں میں حکومت نے رسالہ اور پیدل فوج کو چار بجے چھاؤنی سے بلا کر علی ٹب گھر کے پیچھے پوشیدہ کر دیا۔ اور پانچ بجے کے بعد ہندو پبلک نے مسلح ہو کر حملہ کر دیا۔ جب مسلمان مدافعت پر آمادہ نظر آئے۔ تو فوراً رسالہ اور پیدل فوج نے مسلمانوں پر دھاوا بول دیا۔ اور مسلمانوں کو قتل و غارت کیا گیا۔ آخر تین دن کی غارت گری کے بعد انگریزی فوج نے آکر مسلمانوں کو پناہ دی۔ لیکن اس سچائی کے مجسمہ محکمہ نے سری نگر میں بیٹھے اس کی بھی تردید کر دی اور اطلاع شائع کرائی کہ جموں میں کوئی مسلمان قتل نہیں ہوا۔ اب جموں چھاؤنی میں ہزاروں احراری قیدیوں کی جیلوں پر ایک مسلمان کیپٹن کو فوج دے کر بھیجا گیا۔ کہ قیدیوں پر اس لئے فائر کر دے کہ انہوں نے جیل توڑ ڈالا ہے۔ لیکن جب اس کیپٹن نے قیدیوں کو بالکل پر امن پاکر فائر کرنے سے انکار کر دیا۔ تو رسالہ نے ان پر مشین گنیں لگا دیں۔ فائر ہوا ہی چاہتا تھا۔ کہ مسٹر جنکسن سپیشل آفیسر اتفاقاً وہاں پہنچ گئے۔ اور مشین گنیں اٹھوا دیں۔ سرکاری حلقوں کی طرف سے اس خبر کی بھی تردید کر دی گئی۔ حالانکہ یہ بالکل امر واقعہ ہے۔ اور اس کے متعلق ہمارے پاس ہر قسم کا ثبوت موجود ہے۔

پھر جب جموں کے ہندو قاتلوں اور غارت گروں میں سے صرف سات ہندو گرفتار ہوئے۔ حالانکہ چالیس۔ پچاس کے خلاف تحقیقات مکمل ہو چکی تھی۔ اور بقیہ کی گرفتاری راجہ ہری کشن کول نے حکماً روک دی۔ اور یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی۔ تو وزیر اعظم کے اشارہ پر اس کی بھی تردید گول مول الفاظ میں کر دی گئی۔ حالانکہ جموں کے ایک اعلیٰ حاکم نے مولانا اسمٰعیل غزنوی سے اس واقعہ کی تصدیق کی تھی اور اگر یہ واقعہ غلط تھا اور وزیر اعظم نے حکماً ہندوؤں کو گرفتاری سے نہیں بچایا۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ پچاس ہندوؤں میں سے صرف سات کیوں گرفتار کئے گئے تھے۔ اور باقی کس طرح صاف بچ گئے۔ حالانکہ ان کے خلاف قتل و غارت کے کیس مکمل ہو چکے تھے۔

گورنر جموں نے آٹھ آٹھ دس دس سال کے مسلمان بچوں کو "اللہ اکبر" کہنے پر نہایت بیدردی سے گردن سے پکڑ پکڑ کر زمین پر پٹکا۔ اور بے جان اور غیر معروف اشیاء کی مانند اٹھا اٹھا کر لاری میں پھینکا جس سے کئی بچے مجروح ہو گئے۔ اور رات بھر انہیں قید رکھا گیا۔ لیکن جب یہ خبر شائع ہوئی۔ جس کے ہزاروں آدمی عینی شاہد ہیں۔ تو حکومت کشمیر کے دشمن صداقت پبلسٹی بیورو نے اس کی بھی تردید کر دی۔ مگر منصف مزاج اور اور صاحب فراست اصحاب کے نزدیک یہ محکمہ اپنے فرائض نہایت دیانت داری سے انجام دے رہا ہے۔ کیونکہ جس قماش کی حکومت ہے۔ اس کا پبلسٹی بیورو بھی اسی قماش کا ہونا چاہیئے۔ البتہ حکومت کشمیر کے محکمہ اشاعت کی طرف سے جو خبر یا تردید شائع ہو۔ قارئین کو اس کے برعکس نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ تاکہ مغالطہ سے بچے رہیں (نامہ نگار)

شیخ محمد عبداللہ پر اظہار اعتماد

بروز جمعہ باندی پورہ میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب منعقد ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد چار ہزار کے قریب تھی۔ یہ ریزولیوشن پاس کئے گئے (۱) مسلمانوں کا یہ عظیم الشان جلسہ غداران جموں و کشمیر پر اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور ان کو اپنی نمائندگی سے معزول کرتا ہے۔ (۲) یہ جلسہ شیخ محمد عبداللہ کو اپنا واحد نمائندہ سمجھتا ہے اور ان پر پورا اعتماد رکھتا ہے۔

تاجران کیلئے مژدہ

ہم اپنے موجودہ سپورٹس کے کام کے ساتھ کشمیری مراد آباد۔ ہوشیارپور وغیرہ وغیرہ آوٹ ورکس کی تجارت بھی انگلستان میں شروع کرنا چاہتے ہیں۔ وہ دوست جو ہم سے مل کر تجارت کرنا چاہیں جلد مفصل اطلاع دیں۔ نیز کراچی یا بمبئی سے چاول دال منگانا چاہتے ہیں۔

عزیزالدین احمد منیجر اورنٹیل ہوس

(پتہ انگریزی میں لکھا جائے۔)

4 Star Street Edgware Road.
London. W2

رجسٹرڈ پہلی بھیت کیوں مشہور ہے رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے ببلب اینڈ سنز پہلی بھیت کی ایک مشہور دوا ہیراپن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

ببلب اینڈ سنز پہلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

تیرٹ بہراپن کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص سنت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۔۔ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز۔ نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے

کان کی دوا ببلب اینڈ سنز پہلی بھیت یو۔ پی

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کیلئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگاؤ۔ اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت معہ محصول ڈاک ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔
مینجر شفاخانہ دلپذیر بسلانوالی ضلع سرگودہا

احمدیہ پریس

میں لکھائی چھپائی کا کام نہایت عمدہ بارعایت ہوتا ہے آزمائش شرط ہے۔

محمد شفیع احمدی
مالک احمدیہ پریس امرتسر

ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خرید فرماویں۔ انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے نصف دنیا پر قابض ہوا۔ وہ سپورٹس ہے۔ اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیس اول درجہ	فی عدد ے
" " " " دوم "	" ۔
" رنگین سرخ و سبز درجہ اول	" ۔
" نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی	" ۔
" " دوم " یکطرفہ	" ۔
" " سوم "	" ۔
بلیڈر نمبر ۵ بڑے والی بال نمبر ۵	" ۱۲
ہاکی سکس لیڈر سیون اول درجہ رگدار عمدہ قسم	" ۔
" لیڈر بونڈ اول درجہ عمدہ قسم	" ۔
بال سفید چمڑہ اول درجہ	" ۔
" " سوم بابولر	" ۔

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

عید آرہی ہے۔ کٹ پیس منگواؤ فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں

کام دیانتداری سے ہوتا ہے

اس وقت کٹ پیس کی تجارت مقبول عام ہو رہی ہے۔ قلیل سرمایہ سے زیادہ منافع دینے والا یہی کام ہے۔ ہم نے نئے سال سے سپد ئی مال میں تبدیلی کر دی ہے۔ چھینٹیں پختہ رنگ۔ پاپلین۔ ٹریکولین۔ نرما۔ ساٹن۔ جاپی۔ عام پسند مال بھیجا جاتا ہے۔ جس سے خریدار فائدہ اٹھائیں۔ تجارت کے لئے دو صد روپیہ کی گانٹھ منگوائیے۔ ذاتی ضرورت کے لئے اور اہل و عیال کے پارچات کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل بطور نمونہ منگوائیں۔ آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہیئے۔

مفصل لسٹ طلب کیجئے

امریکن کمرشیل کمپنی
بمبئی نمبر ۱۱
(گورنمنٹ میں رجسٹری شدہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

— آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس لاہور کے انتظامات کے سلسلہ میں ۱۲ جنوری کو مسلم اکابر لاہور کا ایک جلسہ ہوا۔ خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب صدر مجلس استقبالیہ اور مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری جنرل سکرٹری مقرر ہوئے۔

— نئی دہلی سے ۱۲ جنوری کی اطلاع ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ایک غیر معمولی گزٹ میں ہنگامی اختیارات کے آرڈی نینس نمبر ۲ ۱۹۳۲ء کی پنجاب میں توسیع کا اعلان کر دیا ہے۔

— اخبار پائنیر نے لکھا ہے۔ کہ وائسرائے سے ملاقات کے سلسلہ میں جو ہندو ہیں گول میز کانفرنس دہلی آئے تھے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ ہندوستان کا جدید دستور اساسی مارچ ۱۹۳۳ء تک نافذ کر دیا جائیگا۔

— پشاور سے ۱۲ جنوری کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت ہند کی خواہش ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ سرحد میں کونسل کا افتتاح کر دیا جائے۔ اور فی الحال ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈ کے ووٹوں سے ہی فائدہ اٹھایا جائے

— سرحد میں پولیس کی نمائش کے نتائج خاطر خواہ نکل رہے ہیں۔ چنانچہ ضلع کوہاٹ کے اکثر دیہات کے رضا کاروں نے استعفے دیدئے ہیں۔ جن کے کپڑے وغیرہ جلا دئے گئے ہیں۔ ۱۱ جنوری کو تحصیل چارسدہ میں ۱۹ ہزار روپیہ مالیہ اراضی بغیر کسی مزاحمت کے وصول کیا گیا۔

— پونا سے ۱۲ جنوری کی اطلاع ہے کہ گاندھی جی پر جیل میں کئی قسم کی پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ وہ کوئی چٹھی یا مضمون نہیں لکھ سکتے۔ اخبارات کا مطالعہ نہیں کر سکتے۔ دوستوں اور رشتہ داروں کو ان سے ملاقات کی اجازت نہیں

— احمد آباد سے ۱۲ جنوری کی خبر ہے کہ پولیس نے گجرات پراونشل کانگرس کمیٹی کے تمام سرمایہ پر جو مختلف بنکوں میں جمع تھا۔ قبضہ کر لیا ہے۔

— بنگال ایمرجنسی آرڈی نینس کے ماتحت ۱۲ جنوری کو سپیشل ٹربیونل کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدنا پور کے قتل کے الزام میں ایک نوجوان پر پہلا مقدمہ پیش ہوا۔ چند ایک شہادتوں کے بعد سرکاری وکیل نے مقدمہ واپس لینے کی خواہش کی۔ چنانچہ ملزم کو بری کر دیا گیا۔

— موضع بانڈی پور ریاست کشمیر کی ایک خبر مظہر ہے کہ ایک مسلمان کے مکان کی تلاشی لیتے وقت ایک ہندو ہیڈ کنسٹیبل نے اسلام اور قرآن کریم کے متعلق نہایت ناشائستہ الفاظ استعمال کئے۔ جس سے علاقہ کے مسلمانوں میں سخت ہیجان پیدا ہے۔ مہاراجہ بہادر کو تار دئے گئے ہیں۔

— جموں سے ۱۲ جنوری کی خبر ہے کہ ۱۰ جنوری کو میرپور میں بے گناہ مسلمانوں پر وحشی ڈوگروں نے جو بلا وجہ گولی چلائی تھی۔ اس کے نتیجہ میں علاقہ کے مسلمانوں نے اپنا تاریخ کو زبردست مظاہرہ کیا۔ اور جھنڈے وغیرہ لے کر میرپور میں جمع ہو گئے۔

— معلوم ہوا ہے۔ کہ جموں سے مزید ڈوگرہ فوجیں میرپور بھیجی جا رہی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہتے مسلمانوں پر انتہائی تشدد کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

— ۱۱ جنوری جموں کے ہندو مہاراجہ کشمیر کے محلات میں پہنچ گئے۔ اور افسران کی موٹریں روک کر انہیں مجبور کیا۔ کہ مہاراجہ صاحب سے ہماری ملاقات کرائی جائے چنانچہ مہاراجہ صاحب نے ان کے نمائندوں سے ملاقات کی اور ہندوؤں کی طرف سے زور دیا گیا۔ کہ میرپور کے مسلمانوں پر پوری پوری سختی کی جائے معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے انہیں یقین دلایا کہ آج شام تک ہی میرپور کا خاطر خواہ انتظام ہو جائے گا۔

— ہندو اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں نے مندر ٹرگم کے چشمہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ہندوؤں کو پوجا پاٹ کرنے سے روک دیا ہے لیکن معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر قطعًا غلط اور بے بنیاد ہے۔

— ناگپور کی اطلاع ہے۔ کہ جو کانگرسی خواتین دوکانوں پر پکٹنگ کرتی یا کسی اور طریق سے سول نافرمانی کرتی ہیں۔ ان کی گرفتاری کے لئے جیل خانہ کی زنانہ واڈروں کی خدمات سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

— دہلی کے نئے چیف کمشنر سر جان طامسن نے سوداگروں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پکٹنگ اور مقاطعہ کی تحریک کا پورا پورا مقابلہ کیا جائیگا۔ اور اگر موجودہ اختیارات ناکافی ثابت ہوئے تو ان میں بلا تامل اضافہ کر دیا جائیگا۔ کاروباری حلقوں میں پولیس متواتر گشت کرتی رہیگی۔ اور منڈیوں کے دروازوں پر پہرے بٹھا دئے جائینگے۔

— راج شاہی صوبہ بنگال کے ایک ریسرچ سکالر نے اعلان کیا ہے کہ ضلع گیا کے ایک گاؤں میں کھدائی کرتے وقت ۲۵ فٹ گہرائی سے ایک برآمدہ ظاہر جس سے مہاتما بدھ کی ہڈیاں برآمد ہوئی ہیں۔

— ۱۲ جنوری کو نئی دہلی سے گول میز کانفرنس کی کمیٹیوں کی ہیئت ترکیبی کے متعلق سرکاری اعلان شائع کر دیا گیا ہے۔ پہلی کمیٹی حق رائے دہی کے متعلق ہے۔ جس کے صدر مارکوئیس لوتھین ہونگے۔ اس میں ڈاکٹر امبیدکر۔ مسٹر راماسوامی مدلیار۔ مسز سبرائن۔ سر سندر سنگھ۔ خان بہادر عزیز الحق اور سر محمد یعقوب کے علاوہ سات انگریز ممبر ہونگے دوسری فیڈرل فنانس کمیٹی کے صدر لارڈ پرسی اور ہندوستانی ممبروں میں سر اکبر حیدری اور مسٹر شنکر راؤ ہیں۔ ہندوستانی ریاستوں کی تحقیقاتی کمیٹی کے صدر مسٹر ڈیوڈس ہیں۔ اس میں کوئی ہندوستانی ممبر نہیں۔ چوتھی مشاورتی کمیٹی ہے۔ جو وائسرائے کی صدارت میں کام کریگی۔ اس میں چودھری ظفر اللہ خاں۔ سر اسماعیل۔ مسٹر غزنوی۔ سر اکبر حیدری۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کیپٹن شیر محمد۔ ڈاکٹر مونجے۔ مسٹر جیکر۔ سردار اجل سنگھ وغیرہ ممبر ہیں۔

— چیف کمشنر صوبہ سرحد کا تازہ ترین اعلان مظہر ہے کہ پشاور شہر میں حالت پر سکون ہے۔ تین روز سے کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ سرحد میں سینکڑوں کی ہلاکت اور ہزاروں کے مجروح ہونے کی خبروں کی آپ نے تردید کی ہے۔

— مسلم کانفرنس کے وفد نے ۱۳ جنوری کو ۲ گھنٹے چیف کمشنر سے ملاقات کے علاوہ مسلم شرفاء سے بھی گفتگو کی۔

— ۱۳ جنوری کو وائسرائے نے دنیا کے عظیم ترین بند یعنی سکھر بیراج کا افتتاح کیا۔ اور اپنی تقریر میں تمام ارکان عملہ کو مبارکباد دی۔ اس پر بیس کروڑ روپیہ خرچ آیا ہے۔ ۶۰۰۰،۶۱۶ میل لمبی نہریں کھودی گئی ہیں۔ ۱۹۷ پل اور ناکے تعمیر کئے گئے ہیں۔ دریا کے آرپار ایک میل طویل پل ہے جس میں ۶۶ پائے ہیں۔ اس سے ۵۵ لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔ یہ کام ۱۹۲۳ء میں شروع ہوا تھا۔

— زمیندار اخبار کے مالک اتنی بھی جرأت نہیں رکھتے۔ کہ اپنے نام سے اخبار شائع کریں۔ ہمیشہ کرایہ کے لوگوں کو اس کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس وقت جس شخص کا نام استعمال کیا جاتا تھا۔ اس سے نیک چلنی کی ضمانت طلب کی گئی۔ تو اس نے ڈیکلریشن منسوخ کرا دیا ہے۔ اس لئے زمیندار کی اشاعت فی الحال ملتوی ہو گئی ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔